



4925CH21

سانیت

سانیت چودہ مصرعوں پر مشتمل انگریزی شاعری کی ایک اہم صنف ہے جو ایک مخصوص بحر میں لکھی جاتی ہے۔ اس کے مصرعوں میں توانی کی ترتیب مقررہ اصولوں کے تحت ایک خاص انداز میں ہوتی ہے۔ سانیت میں صرف ایک خیال، جذبے یا احساس کی ترجمانی کی جاتی ہے۔ یہ خیال یا جذبہ اکثر نقطہ عروج تک پہنچ جاتا ہے۔ وحدت خیال اور شدت احساس سانیت کے لازمی عناصر ہیں۔

سانیت اطالوی لفظ Sonetto سے بنا ہے جس کے معنی مختصر آواز یا راگ کے ہوتے ہیں۔ اس کا آغاز اطالوی زبان میں ہوا۔ انگریزی میں بھی اسے مقبولیت ملی۔ بعض اطالوی اور انگریزی شاعروں نے سانیت کے چودہ مصرعوں کو آٹھ اور پچھے مصرعوں کے دو بندوں میں تقسیم کر کے لکھا ہے۔ آٹھویں مصرعے کے اختتام پر ایک وقفہ ہوتا ہے اور نویں مصرعے سے خیال کا موڑ شروع ہوتا ہے جسے گریز کہا جاسکتا ہے۔ انگریزی میں شیکسپیر، ملٹن اور ورڈز ورثہ نے اس صنف کو خوب فروغ دیا۔ اردو میں اختر شیرانی نے اس صنف کی جانب خاص طور پر توجہ دی۔ ان کے سانیت کا مجموعہ 'شعرستان' ہے۔ اردو کے سانیت نگاروں میں عظیم الدین احمد، حسرت موہانی، اختر جونا گڑھی، ن۔م۔ راشد وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ سانیت کی ایک مثال:

نکل کر جوئے نغمہ خلد زارِ ماہ و انجم سے
فضا کی وسعتوں میں ہے رواں آہستہ آہستہ
یہ سوئے نوحہ آبادِ جہاں آہستہ آہستہ
نکل کر آ رہی ہے اک گلستانِ ترنم سے
ستارے اپنے پیٹھے مدھ بھرے ہلکے ترنم سے
کیے جاتے ہیں فطرت کو جواں آہستہ آہستہ
سُناتے ہیں اسے اک داستاں آہستہ آہستہ
دیارِ زندگی مدہوش ہے ان کے تکلم سے

یہی عادت ہے روزِ اولین سے ان ستاروں کی
چمکتے ہیں کہ دنیا میں مسرت کی حکومت ہو
چمکتے ہیں کہ انساں فکرِ ہستی کو مٹا ڈالے
لیے ہے یہ تمنا ہر کرن ان نور پاروں کی
کبھی یہ خاکداں گہوارہ حسن و لطافت ہو
کبھی انسان اپنی گم شدہ جنت کو پھر پالے

(ن.م. راشد: ستارے)